علماءسلف اور نابینا علما

مولانا محمد حبیب الرحمٰن خان شیروانی

(آخری قسط)

(۱۰) حافظ علامہ ابوعمر البصری

حفص نام۔بصرہ وطن۔خلقی نابینا تھے۔فن حدیث حماد ابن سلمہ وغیرہ اماموں سے سیکھا۔ابوداؤدابوزرعہ ان کے شاگردوں میں ہیں۔ابوحاتم کا قول ہے کہ ان کا سارا علم حدیث ان کے سینہ میں محفوظ تھا۔علاوہ حدیث کے فقہ،اخبار،فرائض،حساب ادب اور تاریخ عرب اتنے اور فنون میں بھی ماہر تھے ۲۲۰ھ میں انتقال کیا۔

(۱۱) ابوالعینا یمنی

محمد نام۔ابوعبداللہ کنیت۔اصل وطن یمامہ (ملک یمن تھا) اہواز میں ۱۹۱ھ میں پیدا ہوئے۔بصرہ میں پرورش پائی اور وہیں علم حدیث اور فن ادب کی تحصیل کی۔ان کے استاد اصمعی وابوعبیدہ جیسے کامل فن تھے۔حافظہ بہت قوی تھا۔نہایت فصیح وبلیغ اور لطائف وظرائف حاضر جوابی وذہانت میں بیمثل تھے۔ایک اور نابینا ابوعلی ان کے ہمعصر تھے۔دونوں میں مقابلہ رہتا تھا۔ان معرکوں میں جو لطیفے اور مزہ دار شعر ہوئے۔وہ مشہور ہیں۔ابوالعینا ایک روز ایک وزیر کی مجلس میں حاضر تھے۔برمکیوں کے فضل وجود کا ذکر ہو رہا تھا۔یہ بھی اپنی فصاحت وبلاغت صرف کررہے تھے جب بہت تعریف ہوئی تو وزیر رشک سے بے چین ہو کر کہنے لگا یہ سارے مبالغے اور لکھنے والوں کے جھوٹے بیان ہیں۔ابوالعینا نے بیساختہ کہا وزارت مآب کی نسبت یہ مبالغے کیوں نہیں کئے جاتے۔وزیر یہ گرم فقرہ سن کر سرد ہو گیا اور تمام حاضرین ابوالعینا کی جرات پر دم بخود رہ گئے ایک روز وزیر ابن ذہب کے حضور میں اپنی پریشانی کی شکایت کررہے تھے ابن ذہب نے کہا کہ میں نے تمہاری نسبت ابن

المدبر کولکھا تھا۔ابوالعینا نے کہا بجاہے مگر حکم ایسے شخص کو دیا گیا جو خود مدتوں شکستہ حال مبتلائے زندان اور مصائب کا نشانہ رہا ہے اس بیچارے میں ہمت کہاں۔

وزیر: (از راہ طنز) تم نے ہی اس کو پسند کیا تھا۔

ابوالعینا: میں نے بیشک انتخاب کیا مگر میں مورد الزام نہیں ہوسکتا۔حضرت موسی علیہ السلام نے اپنی قوم میں سے ستر آدمی انتخاب فرمائے ان میں سے ایک بھی ٹھیک نہ نکلا۔آنحضرت ﷺ نے اپنی بیٹی کے واسطے عبداللہ ابن سعد کو پسند فرمایا۔وہ کمبخت مرتد ہوکر مشرکوں سے جاملا۔حضرت علیؓ نے ابوموسی اشعری کو حکم بنایا انہوں نے انہیں کے مضر فیصلہ کیا۔

ایک روز وزیر ابوالصفر کے یہاں پہنچے وزیر نے دیکھ کر کہا آخاہ ابوالعینا مدت میں آئے' کہاں رہے؟

ابوالعینا: جناب میری سواری کا گدھا چوری جاتا رہا۔

وزیر: ہاں! کیسے جاتا رہا؟

ابوالعینا: وزارت پناہ میں چور کے ہمراہ نہ تھا جو یہ بتاؤں کہ کس طرح چوری ہوگیا۔

وزیر: اچھا تم دوسری سواری پر چلے آئے ہوتے۔

ابوالعینا: تنگدستی نے دوسری سواری خریدنے نہ دی۔حمیت نے کرایہ دار کا تقاضا گوارا نہ کیا۔مستعار مانگنے کی ذلت دل کو ناگوار تھی۔پھر دوسری سواری کیوں کر مہیا کرتا۔

صاعد ابن مخلد سے ملنے گئے۔جو اسی زمانہ میں نصرانی مذہب ترک کر کے مسلمان ہوئے تھے جب اندر جانیکی اجازت چاہی تو خادم نے کہا نماز میں مصروف ہیں۔ابوالعینا نے کہا لـــــکـــــل جـدیدلذة لوگوں نے ایک روز کہا ابوالعینا آخر کب تک مدح اور ہجو کئے جاؤ گے کہا جب تک نیک کام کرنے والے نیک اور برے کام کرنے والے برے کام کئے جائیں گے۔البتہ خدا سے میری التجا ہے کہ بچھو کا خواص مجھ کو نہ دے جسکے ڈنک سے نبی اور ذمی نہیں بچتا۔ایک مرتبہ خلیفہ متوکل کے نوتعمیر قصر جعفری میں گئے خلیفہ نے پوچھا۔ابوالعینا قصر جعفری کیسا ہے ابوالعینا نے برجستہ جواب دیا:۔

ان الناس بنو الدار فی الدنیا وانت بنیت الدنیا فی الدار.

یعنی لوگوں نے دنیا میں گھر بنائے ہیں اور آپ نے محل میں دنیا بسادی ہے۔متوکل اس تعریف سے بہت خوش ہوا اور مسرور ہوکر پوچھا کہ شراب کی نسبت تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ تھوڑی پر صبر نہیں کثرت میں رسوائی ہے۔خلیفہ نے کہا اس قصہ کو دور مارو۔آج سے خلافت کے ندیموں میں شامل ہوجاؤ''۔

☆تیقن ان کل من تعاملهم من اخ وابن وزوجة وقریب وصدیق لایخلو من عیب فوطن نفسك علی تقبل الجمیع .☆

ابوالعینا نے عرض کی کہ جاہ پناہ میں اندھا آدمی ہوں۔ دربار خلافت میں جن کو حاضری کا شرف ہوتا ہے وہ امیرالمومنین کی خدمت گذاری کرتے ہیں میں الٹی خدمت کامحتاج ہوں بادشاہوں کی نظر کسی روز سیدھی ہوتی ہے۔اوردل میں ملال ہوتا ہے کسی روز نگاہ پھری ہوئی ہوتی ہے۔لیکن دل میں گنجائش ہوتی ہے میں آنکھوں کے نہ ہونے کے سبب ان حالتوں میں امتیاز نہ کرسکوں گا۔اورکسی روز مارا پڑونگا۔پس اس مصیبت سے گوشہ عافیت اچھا ہے۔متوکل اس جواب سے مکدر رہوا۔اورکہا کہ ہم نے سنا ہے کہ تم لوگوں سے بدزبانی بہت کرتے ہو۔

ابوالعینا: خدانے بھی مدح اورذم دونوں فرمائی ہیں ایک جگہ ارشاد ہے:۔

نعم العبدانه اواب دوسری جگہ فرماتا ہے ھماز مشاء بنميم منا ع اللخير معتداثيم اورایک شاعر کا قول ہے۔

اذا انابالمعروف لم اثن صادقا ولم اشتم النكس اللهيم المذمنا

ففيم عرفت الخيرو الشر اسمه وبم شق لي المسامع و الفما

یعنی اگر میں راست باز کی ثنااس کی خوبی پر نہ کروں۔اورکاہل ونی الطبع بدخوکو برا بھلا نہ کہوں تو بھلائی اور برائی یہ دونام بیکار ٹھہرے اور مجھ کوجوکان اورزبان ملی تو کیوں۔۲۴۵ھ میں یہ واقعہ ہوا کہ دربار خلافت نے ابن سلمہ نامی ایک شخص کوموسی اصفہانی کے سپرد کیا۔مقصود یہ تھا کہ اس سے خزانہ شاہی کامطالبہ وصول کیاجائے اصفہانی نے سختی کے ایسے جوہر دکھائے کہ وہ بیچاراجان سے جاتارہا۔اس کی خبر شباشب خلیفہ کوپہنچی۔اسی روز ابوالعینا کسی امیر کے ہاں بیٹھے تھے امیر نے ان سے پوچھا کہ ابوالعینا ابن سلمہ کی کیاخبر ہے انہوں نے جواب میں یہ آیت پڑھی:۔

فو كزه موسى فقضى عليه

(یعنی موسے نے اس کے ایسا مکہ مارا کہ اس کا کام تمام ہوگیا۔)

یہ لطیفہ شہرت کے زور میں خودموسی کے کانوں تک جاپہنچا۔دوسرے روز موسی اورابوالعینا سے راستہ میں مڈبھیڑ ہوگئی۔موسی نے ڈانٹا۔توظالم نے بیساختہ یہ آیت پڑھی اتريد ان تقتلني كما قتلت نفسابالامس ۲۔ کیاتو یہ چاہتا ہے کہ مجھ کوبھی اسی طرح مارڈالے جس طرح کل توایک شخص کوقتل کرچکا ہے۔

۲۸۳ھ میں یہ جوہر بے بہاپیوند خاک بغداد ہوگیا۔

(١٢)ابوبکرنحوی

عبداللہ نام۔ثقہ ہیں۔احمدابن کامل کابیان ہے کہ میں نے ٢٧٧ھ میں ان کے مکان پر جاکرعلم حاصل کیا۔طبقات ادباء میں اسی قدران کا حال لکھاہے۔

(١٣)ابوجعفرنحوی

محمدنام۔بڑے رتبہ کے قاری اورفن نحو میں کامل ابومعاویہ نابینا کے شاگرد ہیں ابن المرزبان وغیرہ ان کے شاگرد تھے۔روایت میں ثقہ ہیں۔ایک کتاب نحو میں تصنیف کی اورایک قرات میں۔٢٣١ھ میں رحلت کی۔

(١٤)ابوالعلامعری

احمد نام۔والد کا نام عبداللہ۔خاندان عرب کا قبیلہ۔مشہورقضاعہ۔علامہ ہمعصراورفنون ادب کے عالی رتبہ کامل تھے۔٢٧ربیع الاول٣٦٣ھ کوشہرمعرہ واقع ملک شام قریب حماۃ)میں پیداہوئے۔چار برس کاسن تھاکہ چیچک نکلی اورآنکھیں اس کی نذرہوگئیں۔سیدھی آنکھ کوسپیدی نے تاریک کردیاتھااوربائیں بالکل بیٹھ گئی تھی نحواپنے والدسے معرہ میں پڑہی۔شوق طلب نے وطن چھڑایا۔اورحلب پہنچکرفن مذکورکی ابن سعدنحوی سے تکمیل کی۔گیارہ برس کی عمر میں شعرکہنے لگے ٣٩٨ھ میں بغدادآئے زیادہ نہیں ٹھہرے۔دوسرے سال پھرآئے۔اس زمانہ میں علم کی طلب مسلمانوں کے دل سے ایسی لگ رہی تھی کہ نابینا بھی ایک جگہ آرام سے نہیں بیٹھ سکتے تھے شہردرشہرپھرتے اورجہاں چشمہ علم وفن دیکھتے سیراب ہوتے۔غرض دوسری مرتبہ بغدادآئے توایک برس سات مہینے رہے۔جب اس دارالکمال سے سندتکمیل پالی تواپنے وطن کوواپس گئے۔اورعلم کی خدمت میں مصروف ہوئے۔طلباجوق جوق اطراف ملک سے ان کے پاس آنے لگے ایک طرف سلسلہ درس جاری تھادوسری طرف جانب سلسلہ تصانیف جونامورعلماوزراء اورذی رتبہ لوگ ان کے ہمعصرتھے ان سے برابرخط وکتابت رہتی تھی۔ابوالعلانے ازراہ ظرافت اپنالقب رہین الجسین رکھاتھایعنی ہردوسرے قیدخانہ کاقیدی۔ایک نابینادوسرے خانہ نشین پینتالیس برس گوشت نہیں کھایا۔اس بارے میں حکمائے قدیم کے ہمخیال تھے کہ اپنی نفسانی خواہش پوری کرنے کے لئے

کسی کی جان لینا زیبانہیں۔حافظ سلفی فرماتے ہیں کہ میں بچپن میں اپنے چچا کے ہمراہ ابوالعلا کی زیارت کو گیا تھا۔ایک ادنی جانماز پر بیٹھے ہوئے تھے مجھ کو دیکھ کر پاس بلایااور شفقت سے سر پر ہاتھ پھیرا۔میں نے دیکھا کہ ان کے چہرہ پر چیچک کے داغ تھے اور جسم دبلا پتلا تھا۔(تم کلامہ)......

ابوالقاسم تنوخی اورخطیب تبریزی جیسے ادیب علامہ ان کے شاگردتھے فہرست تصانیف پرنظرڈالئے توقوت کمال پرحیرت ہوتی ہے علامہ ابن خلکان فرماتے ہیں کہ ان کی بہت سی تصانیف مشہورہیں منجملہ ان کے اللزوم مالایلزم پانچ جز کی ایک نظم ہے سقطاالزندیہ بھی نظم ہے حنوء السقط الزند کی شرح ہے سناہے کہ ایک اورآپ کی تصنیف فن ادب میں ہے جس کانام"الایک والغصون"ہے یہ سوجلدمیں ہے ایک شخص مجھ سے (ابن خلکان سے)بیان کیاکہ کتاب مذکور کی ایک جلدمیں نے دیکھی تھی شخص مذکور کاقول ہے کہ مجھ کویہ نہیں معلوم ہوسکاکہ جلدمذکورخاتمہ کتاب تھی یااس کے بعداورجلدیں بھی تھیں دیوان متبنی کی شرح لامع عزیزی لکھی اس شرح کی بڑی تعریف ہوئی ابوالعلانے تعریف سنی توفخریہ لہجے میں کہاکہ متبنی نے گویامیرے ہی حق میں یہ پیشین گوئی کی تھی-(نوٹ یہاں تک عبارت اصل کتاب میں نہایت مبہم ہے مدیرمجلہ فقہ اسلامی)

اناالذی نظرالاعمی الی ادبی واسمعت کلماتی من به صمم

(یعنی میں وہ ہوں کہ اندھے نے میرے ادب کودیکھا اور میرے کلام کو بہرے نے سنا)

حسن اتفاق کرشمہ دیکھومصرع اول معری کے مناسب حال تھادوسرامصرع معری کے سوانح نگارشروانی کے حسب حال ہے ۔

دیوان ابوتمام کاانتخاب کیااوراس انتخاب کی شرح لکھی اورذکرای حبیب نام رکھااس نام کالطف اہل ذوق جانتے ہیں۔گویاعلامہ معری نے یہ پیشین گوئی میرے حق میں کی تھی کہ ایک روزحبیب الرحمٰن میراذکرکرتاہوگا۔دیوان بحتری کابھی انتخاب کیااوراس کانام غیث الولمیہ رکھا۔دیوان متنبی کاانتخاب کرکے معجزہ احمدنام رکھاان انتخابوں میں جس قدراشعارمشکل تھے سب کی شرح لکھی اوریہ بتلایاکہ ان میں کون کون سامضمون' دوسروں کے کلام سے ماخوذ ہے ان پرجواعتراض تھے وہ لکھے اوراُنکاجواب دیا۔ان کی غلطیوں کی توجیہ کی بعض جگہ خودگرفت کی۔۴۴۹ھ میں چارروزبیماررہ کروفات پائی۔وفات

☆اعلم ان الاحتمال دفن للمعائب والعلم ستر للخطایاوالجود ثوب واسع یغطی النقائض والمثالب۔☆

سے ایک روز پہلے اپنے چچیرے بھائی سے وصیت لکھنے کی فرمائش کی وہ دوات قلم لے کر بیٹھے۔ابوالعلا نے وصیت کی مگر بے جوڑ جس سے حاضرین کو یقین ہوگیا کہ دام واپسیں قریب ہے۔

(۱۵) ابوالحسن مصری فقیہ شافعی

منصور نام۔فقہ کے جلیل القدر امام۔ہر علم میں ماہر اور بڑے رتبہ کے شاعر ہیں جزیرہ (ملک مابین دجلہ وفرات) کے مشہور شہر راس حین کے باشندے تھے۔علم کی خاطر وطن چھوڑ کر آئے۔اور یہاں امام شافعی اوران کے شاگردوں سے علم فقہ کی تکمیل کی۔فقہ شافعی میں ان کی بہت سی عمدہ تصانیف ہیں۔منجملہ ان کے الواجب المستعمل المسافر اور الہدایہ ہیں شعر بہت اچھا کہتے تھے شیخ ابواسحٰق شیرازی نے طبقات الفقہاء میں ان کا کلام نقل کیا ہے۔

عاب التفقه قوم لاعقول لهم ‏ وما عليه اذا عابوه من ضرر

ماضرشمس الضحی والشمس طالعة ‏ ان لايرای ضوئهامن ليس والبصر

(یعنی : فقہ کو بے عقل لوگ برا کہتے ہیں ان کے برا کہنے سے فقہ کا کچھ نقصان نہیں۔بلند وروشن آفتاب کی روشنی کو اندھا نہ دیکھے تو آفتاب کا کیا نقصان۔)

ایک سال قحط پڑا اور منصور کو بے حد تکلیف ہوئی۔صعوبت اٹھانیکی ایک حد ہے جب مضطرب ہوئے تو شب کو مکان کی چھت پر چڑھے اور بآواز بلند یہ کلام پڑھا۔

الغياث الغياث يااحراز ‏ نحن خلجانكم وانتم بحار

انماتحسن المواساةفي الشدة ‏ لاتين ترخص الاسعار

(یعنی۔اے احرار الغیاث الغیاث تم دریا ہو ہم تمہاری نہریں ہیں۔گرانی میں سلوک خوب ہوتا ہے۔جبکہ نرخ ارزاں ہو۔)

نیک دل پڑوسیوں کے دل میں اس کلام کی یہ تاثیر ہوئی کہ صبح کو منصور کے دروازہ پر گیہوں کا انبار عظیم لگا ہوا تھا۔جمادی الاول ۳۰۶ھ میں وفات پائی۔

(۱۶) ہشام نحوی

عبداللہ کنیت والد کا نام معاویہ۔کوفہ کے باشندے تھے۔نحو کے مشہور امام کسائی کے خاص

شاگرد ہیں۔ایک روز اسحٰق ابن ابراہیم خلیفہ مامون کے دربار میں گفتگو کر رہا تھا۔ایک جگہ غلط لفظ زبان سے نکلا۔خلیفہ نے نگاہ اٹھا کر دیکھا اسحٰق سمجھ گیا کہ غلطی ہوئی۔دربار سے نکل کر سیدھا ہشام کی خدمت میں آیا اور فن نحو کی تحصیل شروع کر دی۔کیا زمانے تھے اور مسلمانوں کی تربیت کے کیسے سامان تھے 'خلیفہ مربی کمال' اساتذہ فن بکثرت موجود، مسلمانوں کی حمیت حساس اور طبیعتوں میں علم کا شوق نتیجہ یہ تھا کہ ہر طرف غلغلہ کمال بلند تھا۔کتاب القیاس و کتاب المختصران کی تصنیف ہیں۔۲۰۹ھ میں وفات پائی۔

(۱۷) ابوالعباس رازی

احمد نام۔بصیر لقب۔شہر رے وطن۔نابینا پیدا ہوئے۔حافظ حدیث اور اس فن کے ماہرین میں ہیں۔ذکاوت کے جوہر چہرے سے عیاں تھے۔احمد ابن محمد سے علم حدیث حاصل کیا۔آنکھیں نہ تھیں پاؤں تو تھے۔شوق علم میں وطن سے نکل کھڑے ہوئے۔بخارا اور نیشاپور پہنچے اور ابن ہلال وابوالعباس اصم سے حدیث پڑھی۔اتفاق دیکھو شاگرد و استاد ہمنام اور ہمدرد۔ایک بصارت سے دوسرا سماعت سے معذور۔مگر تعریف یہ کہ دونوں خدمت علم میں کمربستہ اور دونوں خدمت علم کی بدولت خلعت کمال و نیکنامی سے ممتاز۔خیر بلخ گئے اور وہاں ابن طرخان سے سماعت حدیث کی جب شاگردی کا دور ختم ہو کر اسنادی کا وقت آیا تو فضل و کمال کی ٹکسال یعنی بغداد آئے۔اور درس حدیث دیا۔بغداد اور بلخ کا فاصلہ دیکھا جائے تو ڈیڑھ ہزار میل ہوتا ہے اگر ابوالعباس کی تمام مسافت سفر کی تعداد جمع کی جائے تو غالباً دو ہزار میل سے زیادہ ہوگی۔یہ اگلے نابینا مسلمانوں کے سفر تھے۔جن کی آنکھیں تھیں ان کا تو ذکر ہی کیا۔امام ابوحاتم رازی نے ایام طالب علمی میں نو ہزار میل سے زیادہ مسافت پیادہ پاطے کی تھی۔جب نو ہزار سے میلوں کی تعداد بڑھ گئی تو انہوں نے شمار کرنا چھوڑ دیا۔آجکل کے طالب علموں کی سیاحت ابوالعباس کی سیاحت کو نہیں پہنچ سکتی۔کیونکہ ہمارے دوستوں کی حمیت ریل کے سفر کو غالباً ابوالعباس کے کٹھن سفر کے مقابلہ میں لانا گوارا نہ کرے گی۔ازہری وغیرہ بہت سے علمائے حدیث ابوالعباس کے شاگرد ہیں۔خطیب بغدادی نے ان کی توثیق کی اور امام دار قطنی نے ان کی چیدہ روایتیں قبول کی ہیں۔امام ابن ابی حاتم کے مستملی رہے۔۳۹۹ھ میں جسمانی حیات کا خاتمہ ہو گیا۔مگر علمی زندگی آجتک قائم ہے اور صدہا برس قائم رہے گی۔

(۱۸) سعدان نحوی

ابوعثمان کنیت ۔والد کا نام مبارک۔وطن بغداد۔خلیفہ مہدی کی جاریہ عائکہ کے موالی میں سے تھے اورفن ادب میں کامل ٗابوعبیدہ کے شاگرد ہیں۔مفصلہ ذیل کتابیں تصنیف کیں۔کتـــاب خـلـق الانسان ٗکتاب الوحوش ٗکتاب الارض والمیاہ والجبال والبحار.

(۱۹) وراق نحوی

ابوالحسن کنیت ۔محمد نام۔والد کا نام هبة اللـــہ ۔ان کے داداابوالحسن بھی نحوی تھےخلیفہ بغدادقائم بامراللہ نے اپنی اولاد کی تعلیم کے واسطے ان کوطلب کیا۔جب یہ دربار میں پہنچے تو نقیب نے آواز دی کہ امیر المومنین کے حضور میں پہنچ گئے ۔زمین کوبوسہ دو۔ابوالحسن نے شان علم کوبالا رکھ کرکہاالسلام علیکم ورحمتہ اللہ اوروہیں بیٹھ گئے خلیفہ نے سلام کاجواب دے کرفرمایا کہ قریب آجاؤیہ آگے بڑھ گئے۔خلیفہ نے اورقریب آنیکی فرمائش کی یہ اور بڑھ گئے۔غرض قائم بامراللہ نے یہانتک قریب بلالیا کہ ان کازانوخلیفہ کے زانوسے مل گیا۔اس کے بعد قائم بامراللہ نے فن عروض میں سوالات کئے۔انہوں نے مفصل جواب دئے ۔جب دربار سے اٹھ آئے۔توو کیل دربارنے آکرکہا کہ مولانا امیر المومنین فرماتے ہیں کہ ابوالحسن علم کادریا ہے۔رمضان المبارک ۴۷۰ھ میں جمعہ کے روز قبل نماز جمعہ وفات پائی ہفتہ کودفن ہوئے۔

(۲۰) شاعرمشہورعلی قیروانی

شہرقیروان (واقع شمالی افریقہ) کے رہنے والے تھے اورفن قرآت میں کامل ۔شہرسبتہ(واقع ملک مراکو) میں کلام مجید کی تعلیم قرات کے ساتھ دی۔قرات نافع میں ایک قصیدہ ۲۰۹ شعر کالکھا ہے۔ایک دیوان یادگارچھوڑااس میں کہتے ہیں۔

اقول له وقدحیابکاس لهامن مسک ویقته ختام

امن خدیک یعصرقال کلا متی عصرت من الوردالمدام

طبیعت کا میلان ہجوکی طرف زیادہ تھا۔پانچویں صدی ہجری کے وسط میں جب قیروان برباد ہواتو ان کووطن چھوڑناپڑا۔طنجہ (واقع ملک مراکو) میں آکررہے۔وہاں سے اندلس پہنچے۔اندلس میں ان

دنوں ادب کا بہت چرچا تھا۔ یہ پہنچے تو بادشاہوں نے ہاتھوں ہاتھ لیا اور بڑی قدر کی۔ اندلس سے پھر طنجہ چلے آئے اور یہیں ۴۸۸ھ میں انتقال کیا۔

(۲۱) ابوالقاسم عمر نحوی

ثمانین ملک جزیرہ کا ایک گاؤں تھا۔ جس کی خاک سے بہت علماء پیدا ہوئے۔ یہ بھی اسی گاؤں کے فخر تھے امام نحو ابن جنی کے شاگرد ہیں۔ ابن جنی کی دو تصنیفوں کا نام لمع ہے۔ ایک صرف میں ہے دوسری نحو میں۔ انہوں نے دونوں کی شرح لکھی لمع نحو کی شرح بہت نفیس لکھی۔ اور حق شرح نگاری ادا کیا۔ ان کی ذات سے بہت کثرت سے لوگ فیض یاب ہوئے۔ بغداد میں پڑھاتے تھے۔ ابن برہان سے مقابلہ رہتا تھا۔ خواص ابن برہان کے یہاں اور عوام ان کے درس میں آتے۔ ۴۴۲ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۲) امام شاطبی

ابومحمد کنیت۔ قاسم نام۔ شاطبہ کے باشندے تھے جو مشرقی اندلس ایک بڑا مردم خیز شہر تھا۔ ۵۳۸ھ میں پیدا ہوئے۔ فن قرات کے مشہور امام ہیں۔ علاوہ قرات کے تفسیر حدیث کے زبردست عالم اور فن نحو ولغت میں بے نظیر تھے۔ علم تعبیر سے بھی واقف تھے۔ فن قرات قاری ابوعبداللہ اور ابوالحسن اندلسی سے اور علم حدیث ابن سعادہ خزرجی وحافظ ابن النعمہ وغیرہ سے حاصل کیا۔ صحیح بخاری ومسلم ومؤطا پر ایسا کامل عبور تھا کہ جب طلباء پڑھتے تو یہ اپنے حافظہ سے ان کے نسخوں کی صحت کراتے جاتے اور کثرت سے نکات بیان کرتے۔ قول وفعل دونوں میں نہایت راست باز تھے۔ کلام فضول سے سخت احتیاط تھی۔ اور ہرگز بے ضرورت بات نہیں کرتے تھے۔ مرض کی شدت میں ہائے ویلا تو بڑی چیز ہے کبھی لفظ شکایت زبان پر نہیں آتا تھا۔ جب کسی نے مزاج پرسی کی ''خیریت'' ہے کہہ کر خاموش ہوگئے۔ علم قرات باوضو پرتکلف لباس پہن کر نہایت خضوع وخشوع اور انکسار کے ساتھ پڑھاتے۔ ۵۷۲ھ میں مصر گئے اور سلطان صلاح الدین کے باکمال وزیر قاضی فاضل کے مہمان ہوئے۔ وزیر مصر نے مہمان عزیز کی یہ ضیافت کی کہ خاص ان کے لئے ایک مدرسہ تعمیر کرایا۔ امام شاطبی مدرسہ مذکور میں کلام مجید قرات نحو ولغت پڑھایا کرتے تھے۔ علامہ ابن خلکان فرماتے ہیں کہ ان کی ذات نے ایک عالم کو فیض پہنچایا۔ میں نے مصر میں بہت سے ان کے شاگرد دیکھے ۲۸ جمادی الاول روز یکشنبہ ۵۹۰ھ کو بعد عصر ۵۲ برس کی عمر میں وفات پائی۔ فاضل میزبان نے بعد وفات بھی باکمال مہما

ن کی مفارقت گوارانہیں کی ۔یعنی امام شاطبی اسی مقبرہ میں دفن ہوئے جوقاضی فاضل نے اپنے لئے بنوایا تھا۔

(۲۳)محبّ الدین حنبلی

ابوالبقاء کنیت ۔عبداللہ نام ۔بغداد کے رہنے والے ۔علم حساب فرائض اورنحو میں کامل تھے ۔۵۳۸ھ میں پیدا ہوئے ۔فن نحوابن خشاب وغیرہ اساتذہ فن سے پڑھا۔حدیث کی سندامام طاہرمقدسی وغیرہ سے حاصل کی زندگی ہی میں دوردور مشہور ہوگئے تھے۔شہرت ایک مخلوق کوان کے آستانہ پر کھینچ کرلائی ۔اورجوآئے دولت علم سے مالامال گئے ۔ان کی اخیرعمر میں یہ مان لیا گیا تھا کہ فنون بالا میں وہ یکتائے روزگار تھے۔نحو کی خدمت زیادہ کی ۔اس فن میں بہت سی مفید کتابیں لکھیں۔ان کی تصانیف کے حسب ذیل نام ابن خلکان نے لکھے ہیں۔

شرح ایضاح ابوعلی فارسی شرح دیوان متنبی ۔کتاب اعراب القرآن کریم ۔کتاب اعراب الحدیث شرح اللمعی لابن الجنی کتاب اللباب علل نحو میں کتاب شعرالحماسہ شرح مفصل زمخشری شرح خطب بناتیہ۔شرح مقامات حریری۔ان کے علاوہ فن حساب میں بھی متعددتصانیف تھیں۔۶۱۶ھ میں بمقام بغدادراہی ملک بقاہوئے ۔

(۲۴)ابن الدہان نحوی

مبارک نام ۔ابوبکرکنیت۔وجیہ لقب ۔شہرواسط کے چشم وچراغ ۔۵۳۲ھ میں پیدا ہوئے ۔وطن میں کلام مجید حفظ کرکے ابتدائی علوم تحصیل کئے ۔اس کے بعد بغدادآئے اورمحلہ مظریہ میں سکونت اختیار کی ۔ابن الانباری اورابن خشاب سے ادب پڑھا۔علامہ الانباری سے زیادہ مستفیض ہوئے ۔حدیث ظاہرقدسی سے سیکھی ۔فقہ حنفی کی بھی تحصیل کی پہلے حنبلی تھے۔پھرحنفی ہوگئے ۔مدرسہ نظامیہ میں واقف کی جانب سے یہ شرط تھی کہ فن نحو کا مدرس شافعی مذہب ہو۔اس منصب کے لئے حنفیت کوچھوڑ کرشافعی بن گئے ۔ایک شاعرکوان کی مذہبی آزادی دیکھ کربہت غصہ آیا اوریہ شعرلکھے

ومن مبلغ عنی الوجیہ رسالہ　　وان کان لاتجدی الیہ الرسائل

مذھبت للنعمان بعدابن حنبل　　وذلک لمااعوذتک المآکل

وامااخترت قول الشافعی تدینا　　ولکنسا تھوی الذی منہ حاصل

☆اخرج الی الفضاءوطالع الحدائق الغناء وتفرج فی خلق البارئ وابداع الخالق.☆

وعماقليل انت لاشک صائر الی مالک فافطن لماانا قائل

(یعنی ۔ساقی نے ایک جام جس میں اس کے لعاب دہن کی آمیزش تھی)مجھ کو دیکر زندہ کر دیا تو میں اس سے پوچھتا ہوں کہ کیا یہ تیرے رخساروں سے ٹپکی ہے وہ کہتا ہے نہیں کہیں گلاب کے پھول سے شراب کھنچا کرتی ہے۔)

کلام مجید کی تعلیم بہت کی ۔مزاج میں بخل حد درجہ تھا۔ بااین ہمہ بہت خوش طبع تھے۔۶۱۲ھ میں رحلت کی۔

(۲۵)شاعرمشہورابن منصور

۱۳ جمادی الآخر کو بعد عصر ۵۰۱ھ میں شہر رقہ میں پیدا ہوئے ۱۴برس کی عمر میں چیچک نکلی اور آنکھیں جاتی رہیں ۔لڑکپن میں بغداد آئے کلام مجید حفظ کیا۔اوراس دارالفضل میں جو تحصیل علم کے سامان مہیا تھے ان سے پورا نفع اٹھایا۔ ہر مجلس میں گئے اور فیض حاصل کیا۔حدیث قاضی ابوبکرٗ ابوالبرکات اور ابوالفضل وغیرہ سے پڑھی۔ادب ابن الجوالیقی سے سیکھا۔فقہ حنبلی حاصل کی ۔نہایت پرہیز گار اور زاھد تھے۔خلفاء امراء اوروزراء کی مدح میں قصائد لکھے۔شعر بہت اچھا کہتے تھے۔ایک دیوان یادگار رہا۔۵۸۸ھ میں بمقام بغداد رہگرائے عدم آباد ہوئے۔

(۲۶)صائن الدین

ابوالخرم کنیت ۔مکی نام۔آٹھ نو برس کی عمر میں اندھے ہو گئے تھے۔ماکسین (واقع ملک جزیرہ)ایک چھوٹا سا شہر نہر خابور کے بستا تھا جو عمارت کی خوبی میں بڑے بڑے شہروں کا مقابلہ کرتا۔یہ وہیں پیدا ہوئے ان کے والد جو چمڑے کا کام کرتے تھے ناداری کی حالت میں مرے۔اورسوائے افلاس کے پس ماندوں کے لئے کچھ نہیں چھوڑا۔ایک بی بی ایک بیٹی اور ایک بیٹا۔یہ اس بھاری ترکہ کے وارث ہوئے۔ماں بیچاری جب تنگ دستی کے ہاتھوں تنگ آ گئی تو بیٹے سے گھبرانے لگی۔

انہوں نے ماں کی حالت زاراوراس کے دل چرانے کی کیفیت دیکھی تو نکل کھڑے ہوئے۔اورموصل پہنچے۔یہاں کلام مجیداورفن ادب پڑھا۔موصل سے بغداد آئے۔اورائمہ ادب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ابن انباریٗ ابن خشابٗ ابن الدہان وغیرہ باکمالوں کے فضل وکمال سے استفادہ کیا۔علم حدیث بھی سیکھا۔فارغ التحصیل ہوکر پھر موصل آئے اور پڑھانا شروع کیا۔علم وفضل کی قوت شہرت کو شہر درشہر لے پہنچی اور جوق جوق طلباء ان کے درس میں آنے لگے۔ابن مستوفی نے تاریخ اربل میں

ان کاذکران الفاظ سے کیا ہے:۔

جامع فنون ادب' حجت کلام عرب'ان کی دانشمندی اوردینداری پرسب کااتفاق ہے۔اورعلم وفضل پرسب کااجماع۔حدیث کاعلم بہت وسیع تھا۔اپنی ذات کوکلام مجیداورادب کے سارے شعبوں کی تعلیم کے لئے وقف کردیا تھا۔شعرخوب کہتے تھے۔ابوالعلامعرے کے زیادہ معتقد تھے۔اورانہیں کے طرزکاتتبع کرتے تھے۔تحصیل علم سے فارغ ہوئے تووطن یادآیااورماکسین پہنچے۔بچپن میں وہاں کے لوگ ملکیی کہاکرتے تھے۔جب یہ عالم بن کرلوٹے تواہل وطن نے اپنے شہرکافخرسمجھ کران کونہایت خوشی سے لیا۔صبح کویہ حمام جاتے تھے۔راستہ میں سناکہ ایک عورت اپنے بالاخانہ پربیٹھی اپنے ہم نشیں سے کہہ رہی تھی کہ تم نے سنافلانے کابیٹاملکیی آیاہے۔

یہ اپنانام بگڑاہواسن کربگڑگئے اورکہنے لگے کہ جہاں میرانام بگاڑاجائے وہاں میں نہیں ٹھہرسکتا۔اورفوراموصل کوچل دے اخیرعمرمیں شام کی پاک سرزمین کاسفرکیا۔بیت المقدس گئے۔وہاں سے حلب اورحلب سے موصل۔رمضان ۶۰۳ھ میں موصل آئے تھے۔شوال میں وصال ہوگیا۔اوراپنے استادابن الدہان کے پہلو میں آسودہ ہوئے۔

(۲۷)ناقداری محدث

ابوبکرکنیت۔محمدنام۔ناقدارکے رہنے والے تھے۔لڑکپن میں بغدادآئے۔اورعلم حاصل کیا۔فن حدیث میں ممتازتھے۔فن رجال اورحفظ حدیث میں یکتااورمستندعلیہ مانے گئے ہیں۔۵۷۵ھ میں وفات ان کی صاحبزادی عجیبہ کامل باپ کی کامل بیٹی۔فن حدیث کی امام وقت اوراپنے عہد میں علوروایت میں بےنظیرتھیں۔

(۲۸)جمال الدین

یحیی نام۔علم وادب میں علامہ دہرتھے۔اورسیدالشعراء کے لقب سے ممتاز۔حنبلی مذہب۔عابدوزاہدتھے۔۶۵۶ھ میں وفات پائی۔

(۲۹)کمال الدین

علی نام نسباعباسی۔مصرکے باشندے تھے۔اورفن قرات میں کامل اوریادگارسلف۔اسی وجہ سے شیخ

القرالقب پایا۔امام دمیاطی فن قرات میں ان کے شاگرد ہیں۔ساتوں قرآتیں امام ممدوح نے انہیں سے حاصل کی تھیں۔۹۸ برس کی عمر میں ۶۶۱ھ میں رحلت کی۔

(۳۰) قاری جمال الدین

احمد نام۔فن قرات کے امام تھے۔۶۶۲ھ میں سن کہولت میں بمقام قاہرہ مرحوم ہوئے۔

(۳۱)ابواسحٰق عراقی

ابراہیم نام۔ملک عراق میں قرات کے امام مانے گئے۔۶۷ برس کی عمر میں ۶۸۲ھ میں انتقال کیا۔

(۳۲)اسمٰعیل ابن احمد

مفسر تھے۔اصابہ میں حافظ ابن حجر نے جابجا ان کے اقوال سے استشہاد کیا ہے۔مزید حالات نہیں معلوم ہوئے۔فقط

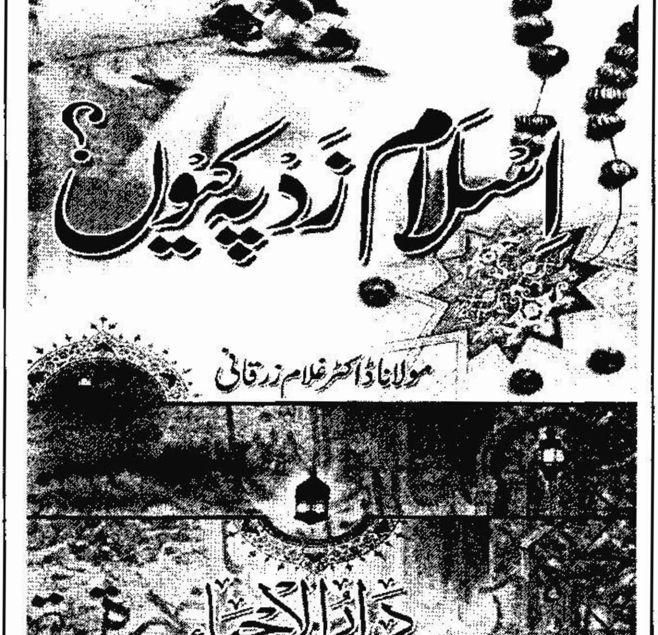

☆سافر احیانا لتجدد حیاتك وتطالع عوالم اخری وتشاهد معالم جدیدة وبلدانا اخری ففی السفر متعة.☆